بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جرعات

حدیث کی متداول و معروف کتاب مشکوٰۃ شریف کی ایک مبسوط شرح مرعاۃ المفاتیح کی ایک جلد حال ہی میں طبع ہو کر آئی ہے جسے دیکھ کر یہ مقولہ یاد آگیا۔ کم ترک الاول للآخر بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ شرح بے نظیر ہے حل لغات وغریب الحدیث۔ حل مشکلات حدیث رجال پر ناقدانہ کلام، تخریج احادیث، مسائل فقہیہ پر سیر حاصل مباحث، اصحاب الحدیث واصحاب الرای (باصطلاح شاہ ولی اللہ صاحب) کے دلائل کا تفصیلی جائزہ، تراجم صحابہ اور مصنفین و آئمہ حدیث سب کو حاوی ہے۔ اس جامعیت کی حامل مشکوٰۃ کی اب تک کوئی شرح نہیں ہوئی۔ جہاں تک مطالب حدیث کی وضاحت کا تعلق ہے۔ بلاشبہ مصنف مشکوٰۃ کے شیخ واستاذ علامہ حسین بن محمد الطیبیؒ (۷۴۳ھ) کی شرح الکاشف عن حقائق السنن اس بارے میں بہترین تسلیم کی گئی ہے۔ مگر افسوس کہ وہ اب تک طباعت سے محروم ہے۔ عرصہ ہوا مولانا نواب حبیب الرحمان صاحب شروانی مرحوم و مغفور نے ان سطور کے راقم کے نام ایک خط میں اس کی طباعت پر آمادگی کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ پھر معلوم نہیں اس کا کیا ہوا۔

اس کے بعد شیخ عبدالحق دہلویؒ کی لمعات التنقیح اور مولانا علی قاری کی مرقاۃ کا درجہ ہے۔ مگر اول الذکر اب تک طبع نہیں ہو سکی۔ اور ثانی الذکر پانچ ضخیم جلدوں میں آج سے ۷۰ برس قبل مصر سے شائع ہوئی تھی مگر ایک مدت سے بالکل نایاب ہے۔

ان دونوں شرحوں میں ـــــ اللہ تعالیٰ ان کے مؤلفین کو جزائے خیر دے ـــــ بڑی عمدگی سے ایضاحِ مطالب سے متعلقہ مواد جمع کر دیا گیا۔ جو بہت خوب ہے، تاہم علاوہ اس کے کہ ان میں فقہیات وحل مشکلات کے لئے ایک ہی نقطہ نظر ـــــ حنفی مکتبِ فکر کی نمائندگی ـــــ بالالتزام ملحوظ رکھا گیا ہے۔ پھر تخریج وتنقید احادیث کے اعتبار سے بھی بالکلیہ تشنہ ہیں۔ حالانکہ مشکوٰۃ کی شرح بالخصوص فصل ثالث میں اس کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔

مصابیح السنۃ للبغوی و مشکوٰۃ شریف کی تخریج احادیث اور حسب ضرورت ان پر ناقدانہ بحث و نظر کی ضرورت کو اصحاب علم ہمیشہ سے محسوس کرتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ علامہ محمد بن ابراہیم مناوی الشافعی (۱۰۳۱ھ) نے کشف المناهج والتناقیح فی تخریج احادیث المصابیح لکھی تو حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ) نے ھدایۃ الرواۃ الی تخریج احادیث المصابیح والمشکوٰۃ تصنیف فرمائی، لیکن افسوس ہے آج ہم لوگ ان دونوں سے محروم ہیں۔ عرصہ ہوا حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدثؒ ہی کے ایک فیض یافتہ جناب مولانا احمد حسن محدث دہلوی (۱۳۳۸ھ ۱۹۲۰ء) اور حضرت الاستاد مولانا محمد شرف الدین صاحب مدظلہ العالی نے تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوٰۃ تحریر کی تھی۔ جو مختصر ہونے کے باوجود بہت مفید ہے۔ جس کا پہلا نصف ـــــ ربع اول ۱۳۲۵ھ میں مطبع انصاری دہلی سے اور ربع ثانی ۱۳۳۲ھ میں مطبع مجتبائی دہلی سے ـــــ شائع ہوا تھا مگر دوسرا نصف (جو زیادہ اہم تھا) مطبع مجتبائی والوں کی بے اعتنائی سے ضائع ہو گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون!

الحمد للہ کہ فاضل نبیل حضرت مولانا عبید اللہ صاحب مبارک پوری دامت برکاتہم کی تصنیف فرمودہ یہ شرح تکمیل کو پہنچ گئی تو نہ صرف یہ کہ ان سب سے مستغنی کر دے گی بلکہ مرقات و لمعات کی ضرورت بھی نہایت عمدگی سے پوری کرے گی۔ ثلث کتاب کی شرح ہو چکی ہے۔ مطبوعہ حصہ دوسری جلد ہے جو تحفۃ الاحوذی کے سائز اور ۵۰۰ صفحات پر خود مولانا ممدوح کی نگرانی میں طبع ہوئی ہے۔

جلد اول المکتبۃ السلفیہ لاہور کے زیر اہتمام، مولانا محمد باقر صاحب مدظلہ العالی مہتمم مدرسہ خادم القرآن والحدیث جھوک دادو طور ضلع لائل پور (مغربی پاکستان) کی سرپرستی میں طبع ہو رہی ہے جو انشاء اللہ بہت جلد منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوگی ـــــ جلد اول و دوم ملکر ربع مشکوٰۃ (کتاب الجنائز ختم) تک یہ شرح پہنچ چکی ہے ـــــ

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس مبارک کام کو تکمیل تک پہنچائے اور حسن قبول کی نعمت سے

سرفراز فرمائے۔

۱۹۴۸ء میں خاکسار راقم سطور کی تحریک و تجویز پر محب مکرم مولانا حافظ محمد زکریا صاحب — اللہ ان کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس کی نعمتوں سے نوازے — خلف الرشید مولانا محمد باقر صاحب موصوف نے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبید اللہ صاحب رحمانی مبارکپوری دام مجدہٗ کی خدمت میں مشکوٰۃ پر کام کرنے کی درخواست کی۔ مولانا ممدوح نے بڑی خندہ پیشانی سے منظور فرما کر کام شروع کر دیا تھا کہ چند ہی دنوں بعد مولانا حافظ محمد زکریا تو اللہ کو پیارے ہو گئے! لیکن ان کا یہ صدقہ جاریہ اس عالم ناسوت میں بھی ان کی یاد کو تازہ رکھے ہوئے ہے۔

شاید مرحوم ہی کے اخلاص کا یہ نتیجہ ہے کہ نامساعد حالات کے باوجود ان کا جاری کیا ہوا کام بدستور ہوا جا رہا ہے واللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے!

ناسپاسی ہوگی اگر اس امر کا ذکر نہ کیا جائے۔ کہ حدیث پاک کی اس خدمت میں ہماری جماعت کے مخیر اصحاب ثروت کا بہت بڑا حصہ ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ان ہی کی ہمت سے اتنا بڑا کام سرانجام پا گیا ہے۔ چنانچہ دوسری جلد کی تیاری اور طباعت کے اخراجات ہندوستان کی جماعت اہل حدیث کے چند ارباب جود و سخا نے برداشت کئے ہیں۔ اور جلد اول پر جماعت اہل حدیث جھوک دادو وغیرہ کے سب اخراجات اٹھ رہے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کچھ مشکل نہیں۔ کہ اگر کام صحیح طور سے کیا جائے تو جماعت اہل حدیث میں ایسے صاحب دل جوہر موجود ہیں۔ جو قرآن و حدیث کی خدمت کے لئے کسی بھی مالی قربانی سے دریغ نہیں کرتے،

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی!

ابھی کل کی بات ہے کہ المکتبۃ السلفیہ لاہور نے جدید تعلیقات، نئے انداز اور حسن طباعت

کے ساتھ صحاح ستہ کی کتاب سنن نسائی شریف شائع کی ہے، جس کی وجہ سے پچھلے ۲۵۔ ۳۰ سال کے بعد پہلی دفعہ وہ جمود ٹوٹا جس نے ہمارے اعصاب پر اضمحلال طاری کر رکھا تھا۔ کیونکہ ترمذی مع شرح تحفۃ الاحوذی کے بعد صحاح ستہ کی یہ پہلی کتاب ہے جو اہل حدیث نے شائع کی ہے۔ مگر اس میں ہمت ان ہی مخلص و مخیّر حضرات کی ہے جنہوں نے آڑے وقت میں المکتبۃ السلفیہ لاہور کی طرف ہمدردی کا ہاتھ بڑھایا اور ہزاروں روپے سے —— گو بصورت قرض ہی سہی —— اس کی اعانت فرمائی!

میری مراد محترم خان عبدالعظیم خان صاحب فیروزپوری، محترم حاجی عبدالرحمان صاحب ٹپیالوی (خانیوال) مکرم میاں محمد عالم صاحب ٹوی ٹھیکیدار (لاہور) وغیرہم —— سے ہے کہ اول الذکر ہر دو دوستوں نے کتابت وغیرہ کے اخراجات مرحمت فرمائے اور آخر الذکر بزرگ نے کاغذ کے لئے رقم عنایت فرمائی

جزاهم الله تعالیٰ جزاء حسناً

اور حقیقۃ الحقائق تو یہ ہے کہ اذا اراد الله شیئاً هیأ اسبابه اس دور میں جو جا رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی راہنمائی کی شدید ترین ضرورت ہے جس کا ذریعہ صرف حدیث و علوم حدیث کا شیوع و ذیوع ہے، یہی وجہ ہے کہ "بیگانوں" اور "اپنوں" نے حدیث پاک کے انکار و مخالفت پر کمر باندھ لی بلکہ اس کے خلاف محاذ قائم کر رکھا ہے مگر اللہ تعالےٰ اپنی سنت کے مطابق دین کی حفاظت، حدیث پاک کی اشاعت کے ذریعے کر رہا ہے ومکروا ومکر الله والله خیر الماکرین (۳ : ۵۴)

اللہ تعالےٰ ہی اپنے بندوں کے دلوں میں جذبہ پیدا کرتا ہے اور وہی اس کے لئے اسباب مہیا فرماتا ہے۔ ولله الامر من قبل ومن بعد۔

خوش نصیب ہیں وہ نفوس سعیدہ جن سے حق تعالےٰ قرآن پاک اور حدیث رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کی خدمت لے لے اور اس مقدس مشن کے لئے وہ ذریعہ بن جائیں

اللهم اجعلنا منهم واحشرنا فی زمرتهم۔

مغربی پاکستان کی جماعت اہل حدیث کے واحد جماعتی تعلیمی ادارہ الجامعۃ السلفیۃ۔ لائل پور کا اپنے اصل مجوزہ مقام پر۔ پہلا سال بتوفیقہ تعالیٰ بخیر وخوبی ختم ہو گیا اور ہمارے اندازے کے مطابق تعلیم کا معیار بھی خاصا اچھا رہا فالحمد للہ وحدہ

اہل حدیث کے بہت سے مدارس انفرادی طور پر اپنی اپنی جگہ قابل قدر تعلیمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ لیکن "الجامعۃ السلفیۃ" جماعتی ادارہ ہے اور بڑے منصوبہ کے حامل نظریہ کے تحت عمل میں لایا گیا ہے۔ اس لئے جماعت کو اس طرف پوری توجہ کرنا، اور اپنے قومی کاموں میں اس کو سرفہرست رکھنا چاہیے

اس وقت تعمیر کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے اب تک کام چلانے کے لئے کل ۱۵ کمرے بن سکے ہیں، اساتذہ اور طلباء کو رہائش کی دقتوں کے علاوہ مسجد کے نہ ہونے کی وجہ سے بھی بہت تکلیف ہے۔ جامعہ سلفیہ کمیٹی (رجسٹرڈ) کو چاہیئے کہ قریبی فرصت میں ایک اجلاس کرے اور اس میں ایک لائحہ عمل مرتب کر کے مجوزہ نقشے کے مطابق اب تعمیر کا کام بھی شروع کر دے، ہمت کی جائے تو آئندہ سال میں الجامعۃ السلفیۃ کی تعلیمی ترقی کے کافی امکانات ہیں اللہ تعالےٰ اخلاص، عمل اور محنت کی توفیق بخشے۔

توجّہ کے قابل

رحیق کے متعلق کچھ عرض کرتے ہوئے ہمیں بہت ندامت محسوس ہوتی ہے لیکن اپنے ہمدرد کچھ عرض کئے بغیر توجہ نہیں فرماتے

مختصراً یہ ہے کہ رحیق بے حد زیر بار ہو گیا اور ہوتا جا رہا ہے۔ احباب اور رحیق نوازوں کے خصوصی تعاون اور توجہ کی ضرورت ہے ہر خریدار دو مزید خریدار مہیا کر دے تو مالی مشکلات میں کافی کمی ہو سکتی ہے یہ بتلانے کی اب ضرورت نہیں کہ رحیق جس نوعیت کا ماہنامہ ہے اس کو تبلیغی نقطہ نظر سے ہر حلقے میں پھیلانے کی ضرورت ہے خصوصاً جہاں الحاد پرور لٹریچر بلا قیمت پہنچتا ہے۔

امید قوی ہے کہ ہماری اپیل صدا بصحرا ثابت نہیں ہو گی

بیدہ الامر